فکر و نظر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ڈینگیں اور اُن کا انجام

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰیٰکُمْ ؕ وَمَا ھُمْ بِحٰمِلِیْنَ مِنْ خَطٰیٰھُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ (پ ۲۰۔ العنکبوت ع ۱)

"اور منکرینِ حق مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہماری راہ چلو اور تمہارے گناہوں کا بوجھ ہم خود اٹھائیں گے حالانکہ یہ لوگ ذرہ برابر بھی ان کے گناہوں (کا بوجھ) نہیں اٹھانے کے، یہ واقعہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں"۔

روزِ اول سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ، جو بے خدا چودھری ہوتے ہیں یا بااثر رسہ گیر لوگ تو وہ عوام کو جھوٹے سہارے مہیا کرتے ہیں اور ان کو سبز باغ دکھاتے رہتے ہیں۔

داعیانِ حق کے پیچھے چلنا چھوڑ کر ہمارے پیچھے ہو لیجیے۔ اگر تم پر کوئی آنچ آئی تو ہم تمہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے، بچالیں گے، اگر ہمارا داؤ چل گیا تو پھر عیش کرائیں گے، یوں کہ دنیا تمہیں دیکھ دیکھ کر عش عش کر اٹھے گی ——— علامہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"کفار مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم اسلام چھوڑ کر پھر اپنی برادری میں آملو اور ہماری راہ پر چلو، تمام تکلیفوں اور ایذاؤں سے بچ جاؤ گے، مفت میں کیوں مصیبتیں جھیل رہے ہو اور اگر ایسا کرنے میں گناہ سمجھتے اور مواخذہ کا اندیشہ رکھتے ہو تو

"خدا کے ہاں بھی ہمارا نام لے دینا"

کہ انھوں نے ہم کو یہ مشورہ دیا تھا۔ اگر ایسی صورت پیش آئی تو ساری ذمہ داری ہم اٹھالیں گے اور تمہارے گناہ کا بوجھ اپنے سر رکھ لیں گے۔ کما قال الشاعر

ع تو مشق ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

ان ذلیل اور خدا کے نافرمان لوگوں کی تو ان بھی دیکھیے کہ جس طرح آج لوگوں سے کہتے ہیں کہ تھانے میں جاکر ہمارا نام لے لینا، بس تمہیں کوئی بھی نہیں پوچھے گا ——— وہ سمجھتے ہیں کہ قیامت میں بھی خدا کے ہاں وہ کچھ اسی قسم کی ڈینگیں ماریں گے اور بار پائیں گے، حالانکہ وہاں معاملہ تو اس کے بالکل برعکس ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان بر خود غلط لوگوں کی بے بسی کی تصویر کھینچتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ (پ ۲۴ - مومن ع ۵)

"اور ایک وقت (ہوگا کہ دوزخی) دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے تو (اب) تم تھوڑی سی آگ بھی ہم پر سے کم کر سکتے ہو؟ بڑے لوگ کہیں گے کہ (اب تو) ہم (تم) سب اسی (آگ) میں (پڑے) ہیں۔ اللہ (کو اپنے بندوں کے بارے میں (جو کچھ) حکم (دینا تھا سو) دے چکا۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس دن یہ لوگ معذرتیں پیش کریں گے لیکن وہ ان کو کچھ بھی فائدہ نہ دیں گی۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝ (پ ۲۴ - مومن ع ۵)

"جس دن نافرمانوں کو ان کی معذرت (کچھ بھی) نفع نہ دے گی اور ان پر (خدائی) پھٹکار ہوگی اور ان کو (بہت ہی) برا گھر (رہنے کو) ملے گا۔"

قرآن حکیم ان ذلیل اور احمقانہ حرکتوں کا ذکر کفار کے نام سے کرتا ہے کیونکہ ایسی حرکتیں کافر ہی کیا کرتے تھے۔ بندہ مسلم ان ذلیل کاموں سے بالکل پاک تھے، اس کے یہ معنی نہیں کہ کافر کرے تو وہ گردن زدنی، مسلم ایسے کرتوت کرے تو سبحان اللہ اور خیر سلا۔ بہر حال جو کام کافر کرتا تھا وہ اب مسلم کیا کرتا ہے۔

دنیا میں کمزوروں کا استحصال کچھ اسی قسم کے استحصالی ہتھکنڈوں سے کیا جا رہا ہے اور ان کو مشکل میں کام آنے کا ہی جھانسہ دے کر استعمال کیا جا رہا ہے لیکن جب وقت آیا تو دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مشکل میں کوئی کسی کے کام نہ آسکا بلکہ جب ان کے اپنے پاؤں جلنے لگے تو انھوں نے انہی کو اٹھا کر اپنے پاؤں کے نیچے دے دیا اور اپنی جان بچائی۔

قرآن حکیم کا ارشاد ہے کہ، صرف کسی کا نہیں، اپنا بھی بوجھ ان کو اٹھانا ہوگا، یعنی وہ خود جو بھگتیں گے، بھگتیں گے، ان کا بھگتان تم بھی بھگتو گے۔ اور جو ڈینگیں مارتے رہے تھے ان کا بھی تم سے حساب لیں گے۔

وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۝ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ (پ ۲۰ - العنکبوت ع ۱)

"اور ہاں اپنے (بھی) بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ بھی۔ اور قیامت کے دن ان سے ان کی افترا پردازیوں کی باز پرس بھی ضرور ہوگی۔"

انسان کی سب سے بڑی بدبختی یہ ہوتی ہے کہ اپنی حماقتوں کے علاوہ دوسروں کی حماقتوں کی جوابدہی کا بوجھ بھی اس کے کندھے پر آپڑے۔ چنانچہ فرمایا کہ،

ان کا لوگوں سے یہ کہنا کہ تم ہمارے ساتھ ہو لو، تمہارے نفع و نقصان کے ہم ذمہ دار ہوں گے، آخرت میں بالآخر یہی چیز ان کو لے بیٹھے گی۔ جتنے بھی لوگ ان کے بہکاوے میں آجائیں گے، ان سب کو خود بھی اس کا بھگتان بھگتنا ہوگا اور اس "تیس مار خان" کو بھی ان سب کا تنہا جواب دینا پڑے گا اور جتنے ہوتے ان بہک جانے والوں کو الگ الگ پڑیں گے وہ سب جوتے اس بہکانے والے کو تنہا بھی کھانے ہوں گے۔ بلکہ جو بدنصیب لوگ ان باتونی لوگوں کے بھرے میں آکر ذلیل و خوار ہو رہے ہوں گے وہ اب یکزبان ہو کر خدا سے یہ بھی کہیں گے کہ:

رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ (پ ۲۴۔ سجدہ ع ۴)

"اے ہمارے رب! شیطان اور آدمی جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا (ایک نظر) ان کو ہمیں (بھی تو) دکھا کہ ہم ان کو اپنے پیروں تلے (مسل) ڈالیں تاکہ وہ سب سے نیچے ہو رہیں۔"

یعنی یہ لوگ جس قدر بڑے بنتے اور بڑے بن کر ہمیں استعمال کرتے رہے تھے آج ہمیں موقعہ دے کہ اتنا ہی ہم آج ان کو اپنے پاؤں تلے دے کر کچلیں اور اپنے پاؤں میں ان کو رکھیں تاکہ آج وہ سب سے "نکو" اور ذلیل و خوار ہو رہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: یہ بڑے رسہ گیر لوگ جو خلقِ خدا کو خدا کے ہاں بھی اپنی ذمہ داریاں نباہنے کا یقین دلاتے پھرتے ہیں، یہ صرف اپنی دھونس جمانے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ (المومن: ۵۶)

"جن لوگوں کے پاس (خدا کی طرف سے) کوئی سند تو آئی نہیں اور (ناحق) خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں، ان کے دلوں میں تو بس بڑائی (کی ایک بے جا ہوس سمائی) ہے کہ وہ (اپنی) اس (مراد) کو کبھی پہنچنے والے نہیں۔"

جو لوگ کل تک برسرِ اقتدار تھے، اور "انا ولا غیری" کے جیسے ان کے ڈنکے بجتے تھے، جو اگر گرتے

کے گلے میں بھی ایک کاغذ کا پرزہ باندھ کر تھانوں اور حکام اور افسرانِ نامدار کو بھیج دیتے تو ان پر سکتہ طاری ہو جاتا تھا، لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ "ہاں ہاں جا کر ان سے ہمارا نام لے دینا، پھر دیکھیں گے کہ کام کیوں نہیں ہوتا" آج ان کی اپنی حالت جا کر دیکھیے کہ کس بے بسی کے عالم میں پڑے رو رہے ہیں، اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کا کیا بننے والا ہے۔ ان کے ذمے صرف اپنے گناہ اور لن ترانیاں نہیں ہیں۔ ان کو اب ان لوگوں کے کرتوتوں کا بھی حساب دینا پڑ رہا ہے جن سے وہ کہا کرتے تھے کہ ع

تو مشق ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

یقین کیجیے! خدا کے ہاں تو ان کی کوئی بھی بات نہیں چھپی، خدا جانے وہاں ان کا کیا بنے گا، جنھوں نے ان کی شہ پر غلط کار اور جرائم پیشہ لوگوں کو اقتدار بخشا، جن کے سہارے پر انھوں نے سیاہ کام کیے، جن کی ہلا شیری سے غلط کاریوں کے لیے ان کے حوصلے بلند رہے، جن بچہ سقوں نے چام کے دام چلائے اور جو لوگ ان مفاد پرستوں کے ایما پر خلق خدا کے دوش پر سوار رہے، ان کا جو وہاں حشر ہو گا، وہ تو اور ہی دیدنی ہو گا۔ وہاں ان کا ایک ایک فرد چلا اٹھے گا اور دہائی دے گا کہ: الٰہی! ہم ان چودھریوں کے بھرّے میں آ گئے تھے، انھوں نے ہی ہمارا بیڑا غرق کیا، ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر پھٹکار اور لعنتوں کی بارش کر دے۔

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ٥ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ٥ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا (پ۔ الاحزاب ع)

"(یہ وہ دن ہو گا) جب ان کے منہ (سیخ کے کباب کی طرح دوزخ کی) آگ میں الٹے پلٹے کیے جائیں گے اور (افسوس کے طور پر) کہیں گے کہ اے کاش! ہم (دنیا میں) اللہ کا کہا مانا ہوتا اور (اے کاش!) ہم نے رسول کا کہا مانا ہوتا، اور یہ بھی کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا اور انھوں (ہی) نے ہم کو گمراہ (بھی) کیا۔ تو اے ہمارے رب ان کو دہرا عذاب دے اور ان پر بڑی (سے بڑی) لعنت کر۔"

الغرض: ڈینگیں مار مار کر جو لوگ عوام کا استحصال کرتے رہتے تھے جب ان کو ڈینگوں کی سزا ملے گی اور جوتے پڑیں گے تو اسی وقت ان لوگوں کو بھی جوتے پڑیں گے جو لالچ کی وجہ سے ان کے بھرّے میں آ کر غلط راہ پر چل پڑے تھے، چونکہ خدا علیم اور خبیر ہے اس لیے وہاں ان مجرموں میں سے کسی کو "وعدہ معاف گواہ" بنا کر معاف نہیں کیا جائے گا، گو وہ کتنا ہی واویلا کریں گے کہ ہمیں فلاں

فلاں شخص نے خراب کیا تھا، تاہم اس کی وجہ سے یہ تو ہو جائے گا کہ گمراہ کرنے والوں کی سزا دگنی ہو جائے لیکن اتنی سی بات سے وہ خود چھوٹ جائیں مشکل ہے۔ اس لیے لوگوں کو یہ بات دل سے نکال دینی چاہیے کہ کل وہ یہ کہہ کر نجات پا جائیں گے کہ ہم نے غلط کام خود تھوڑا کیا تھا ہمیں تو فلاں نے ہی گمراہ اور استعمال کیا تھا۔ کیونکہ خدا نے عقل بھی دی تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے نفع و نقصان کے لیے خوب سوچ کر قدم اٹھاتے رہے تھے۔ یہاں آخر کیوں نہ سوچا کہ جس طرف فلاں بلا رہا ہے، اس کا آخر انجام کیا ہو گا؟ بہر حال یہاں عوام کی کوئی معذرت قبول نہیں ہو گی۔ اس لیے کسی کے پیچھے ہو لینے سے پہلے اپنا نفع و نقصان سوچ لیجیے! کل یہ نہ کہنا کہ ہم اندھیرے میں رہے!

بیاد ۹ راپریل ۱۹۷۷ء

لہو لاہور کا

یہ نظم ہمیں ۹ راپریل ۱۹۷۷ء کے "سانحہ عظیم" پر موصول ہوئی تھی لیکن اُن دنوں صحافت پر قدغنیں تھیں اب چونکہ ایسی ناروا پابندیوں کے تیور بدلے ہیں لہٰذا ماہ اپریل کے انہی دنوں شائع کی جا رہی ہے (مدیر)

کس ستم پیشہ نے یوں مانگا لہو لاہور کا ہر گلی کوچے سے کھنچ آیا لہو لاہور کا
غرقِ سیلِ خوں ہوئی ہے ہر درو دیوارِ شہر بہہ رہا ہے صورتِ دریا، لہو لاہور کا
قلعہ لاہور تک آتا رہا راوی کبھی مسجدِ شہدا تلک پہنچا، لہو لاہور کا
نعرۂ اللہ اکبر پر لٹا دی کائنات یوں شہادت کے لیے تڑپا، لہو لاہور کا
جاں سپاری کی تمنا نے دیا اس کو دوام عشق کی راہوں سے جب گزرا لہو لاہور کا
کہسار و وادی و صحرا ہوئے خونیں کفن اب نہیں میدان میں تنہا، لہو لاہور کا
مولدِ اقبال میں بھی، شہر ذکریا میں بھی قریہ قریہ موجزن پایا، لہو لاہور کا
لے نیازِ ساحل و گرداب و طوفاں جب ہوا سندھ کی موجوں سے جا لپٹا، لہو لاہور کا
خونِ آشفتہ ہوئی ہے سرزمیں تہران کی پنج ندتک رہ نہ سکتا تھا، لہو لاہور کا
حیدر آباد و کراچی، سکھر و نواب شاہ کر گیا ایک ایک کو زندہ، لہو لاہور کا
سامری فن شعبدہ گر اس سے بچ سکتا نہیں بن کے سیلِ بے اماں امڈا، لہو لاہور کا
رائیگاں نہ جاتے دیکھا خونِ اہلِ علم دیں
دستِ استبداد توڑے گا، لہو لاہور کا